# امت اسلامیہ کے نام آیت اللہ خامنہ ای کا پیغام

حج بیت اللہ الحرام درحقیقت وہ عظیم فریضۂ الٰہی ہے جس کو جملہ اسلامی عبادتوں کا مجموعہ کہاجائے تو زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے ہر سال ندای ربانی کے جواب میں ''اللھم لبیک'' کا نعرہ بلند کرتے ہوئے عالمی مسلمانوں کی بڑی تعداد خانۂ امن الٰہی کے اردگرد جمع ہوجاتی ہے اور طواف ونماز میں مشغول ہرحاجی کی ایک ہی تمنا ہوتی ہے کہ خدای وحدہٗ لاشریک اس کے اعمال واقوال سے راضی ہوجائے۔ انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے بعد ایرانی حجاج کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا رہا ہے اور ہر سال پہلے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بعد آیت اللہ خامنہ ای کی طرف سے اس عالمی اسلامی کانگریس میں شریک تمام حجاج کے نام تاریخ ساز پیغامات جاری کئے گئے ہیں جن کی افادیت سے انکار ناگزیر ہے۔ پیغام میں موجود وعرفانی نکات اور اس کی عظمت وافادیت کے پیش نظر آیت اللہ خامنہ ای کے تازہ ترین پیغام کا اردو ترجمہ حاضر خدمت ہے۔ ادارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب سے پہلے میں بارگاہ عالیہ خداوندی میں مخلصانہ استدعا کرتا ہوں کہ وہ آپ لوگوں کی ہمت وجستجو کو اپنی برکتوں سے مالامال کردے اور انشاء اللہ قربۃ الی اللہ وخلوص نیتی کے ساتھ انجام دی جانے والی اس کوشش کے وہی نتائج برآمد ہوں جو آپ کے دل میں ایک قیمتی خواہش کی طرح موجود ہیں اور وہ خواہش ایک ایسے حقیقی واسلامی حج کی تکمیل کے علاوہ کچھ نہیں ہے جو حضرت خاتم الانبیاءؐ کی روح مطہر کی خوشنودی کا باعث ہو۔

فریضہ حج درحقیقت ایک اہم موقع ہے جو خداوند عالم نے ہم لوگوں کو عطا کیا ہے۔ یہ عام مسلمان کے لئے بھی ایک اہم موقع ہے اور عظیم امت اسلامیہ کے لئے بھی ایک اہم اور یادگاری موقع ہے۔ فقط یہی نہیں بلکہ یہ اسلامی جمہوری نظام کے لئے بھی اہم موقع جس نے عالمی فضا میں اسلام اور شریعت اسلامی کی حاکمیت کا پرچم بلند کررکھا ہے۔ ہم لوگوں کو اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حج ہر انسان کے لئے معنویت کی لامحدود فضا میں داخل ہونے کا بہترین موقع ہے یعنی ہم اپنی روزمرہ کی زندگی کے جھمیلوں اور اس سے وابستہ مسائل اور آلودگیوں سے خود کو باہر نکالتے ہیں اور اختیاری ریاضت، تقرب خداوندی اور معنویت وپاکیزگی کی فضا میں گامزن ہوجاتے ہیں۔ غور کیجئے کہ اس روحانی فضا میں قدم رکھتے ہی آپ زندگی کے معمول میں آنے والی جائز ومباح اور حلال چیزوں کو اپنے لئے حرام مان لیتے ہیں۔

جی ہاں ! احرام کا مطلب ہی اپنے لئے ان چیزوں کوحرام کرلینا ہے جو عام حالات اور معمول حیات میں رائج اور جائز ہوا کرتی ہیں جبکہ ان میں سے بعض زیادہ تر ہماری غفلت کا باعث ہیں اور ان میں سے بعض ہمارے زوال کا سرمایہ بھی ہیں۔

احرام کی حالت میں ظاہری ومادی فخر ومباہات کے تمام وسائل ہم سے چھین لئے جاتے ہیں ۔سب سے پہلے فاخرہ لباس ، مقام ومرتبہ اور ظاہری شان وشوکت سے جڑی ہوئی چیزوں سے علیحدگی اختیار کرنی پڑتی ہے اور تمام حجاج کرام ایک جیسا لباس پہن کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوتے ہیں اس کے بعد حکم ہوتا ہے کہ آئینہ کی طرف نہ دیکھئے ! کیونکہ آئینہ خود خواہی اور خود فریبی کا مظہر ہے ۔ دیکھئے حالت احرام میں خوشبو استعمال نہ کیجئے کیونکہ یہ ذاتی جلوہ نمائی کا وسیلہ ہے۔ بارش اور تیز دھوپ سے بچنے کے لئے چھت کے سایہ میں نہ جائیے پیادہ روی کے دوران، جو آرام طلبی اور عیش پسندی کا مظہر ہے، اگر کسی جگہ بدبو کا احساس ہوتو اپنی ناک ہرگز بند نہ کیجئے اور اسی طرح حالت احرام میں دوسری ایسی تمام چیزوں کو حرام جانیے جو آرام وآسائش اور شہوت نفس کا سرمایہ ہیں۔ اس مدت کے دوران جنسی شہوات کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے ۔ حالت احرام میں ان سبھی چیزوں سے کناہ رکشی اور دوری اختیار کرنی ہے جو فخر ومباہات اور امتیاز وفضیلت پسندی کا باعث ہیں۔

اس کے بعد بیت اللہ اور مسجد الحرام میں داخل ہونا اور اس عظمت وشکوہ کا ،جس میں سادگی کے علاوہ کسی قسم کی سجاوٹ کا گزر نہیں ہے، صرف آنکھوں سے مشاہدہ نہیں کرنا بلکہ اس کو اپنے ہاتھوں سے لمس بھی کرنا ہے۔ اس عظمت اور شان وشوکت میں زرو جواہر اور مادی وسائل وامکانات کا گزر نہیں ہے اور عام آدمیوں کے سامنے اس کی مکمل وضاحت بھی مقدور نہیں ہے ۔ اب اس حرم امن الٰہی کے ارد گرد طواف کرنے والوں کے عظیم سیلاب میں شامل ہونا ہے اور ایک مرکز کے چاروں طرف چکر لگانا ہے اور اپنی زبان کو کلمات ذکر و دعا میں مشغول رکھنا ہے ۔ گریہ وزاری اور خضوع وخشوع کے عالم میں اپنے خالق ومالک سے ہمکلام ہونا ہے ۔ اس کے فوراً بعد صفاومروہ کے درمیان سعی کرنا ہے۔ پھر میدان عرفات اور مشعر میں قیام کرنا ہے اور اس کے بعد منا کے فرائض انجام دینے ہیں۔ یہی حج ہے ۔

بعض عہدیداروں اور میرے دوستوں نے اپنی گفتگو کے دوران اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں نے حاجیوں کو ہر ممکن آرام وآسائش اور سہولت فراہم کرنے کی سفارش کی ہے۔ جی ہاں ! میں نے کہا ہے لیکن اس آرام وآسائش سے تن پروری مقصود نہیں ہے۔ میں گذشتہ چند برسوں کے

دوران سفر حج کا اہتمام کرنے والے تمام دوستوں سے بھی اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ اس آرام وآسائش سے مراد اس فراغت کا حصول ہے جس کے سایہ میں انسان مکمل اطمینان کے ساتھ تقرب الٰہی کی خاطر خود کو تمام دلچسپیوں سے منقطع اور علیحدہ کرلے۔ آپ لوگ ایسا کام کیجئے کہ لوگوں کو اطمینان حاصل ہوجائے۔ ان کے دل میں کسی طرح کا کوئی وسوسہ نہ پیدا ہونے پائے اور نہایت پر امن ماحول میں یہ لوگ اس فریضۂ حج کو نہایت حسن وخوبی کے ساتھ انجام دے سکیں۔ واضح رہے کہ سہولت و آرام کی فراہمی وآسائش سے میری مراد یہ ہے ۔ میں نے حیوانی آرام وآسائش یعنی عمدہ غذا، رہائشی ٹھاٹ باٹ اور بہتر وبیشتر کھانے کی بات کبھی نہیں کہی ہے ۔ یہ میرے سلیقہ سے بعید ہے کہ میں حج بیت اللہ کے دوران ان چیزوں کی طرف دھیان دوں۔

واضح رہے کہ حج ایک تفریحی سفر نہیں ہے بلکہ یہ ایک معنوی اور روحانی سفر ہے ۔ اپنے جسم و اپنی جان دونوں کے ہمراہ اللہ کی طرف سفر کرنا ہے۔ اہل سلوک کی نظر میں سفرالی اللہ جسمانی سفر نہیں ہے بلکہ فقط قلبی اور روحانی سفر ہے لیکن یہاں ہم سبھی حاجیوں کے لئے سفرالی اللہ کا مطلب ہے جسم اور روح دونوں ساتھ رہیں۔ اب اگر ہم اپنے جسم کو اس جگہ تک لے جائیں اور اپنے دل کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں تو یہ سفر مکمل نہیں ہوتا۔ یا خدانخواستہ بعض لوگ اس نعمت کی تکرار کی وجہ سے باربار سفر حج کی توفیق حاصل کرلیتے ہیں اور باربار خانۂ خدا کی زیارت کے سفر سے مشرف ہونے لگتے ہیں ۔ ممکن ہے کہ باربار سفر حج ان لوگوں کی بے توجہی کا سبب بن جائے اور ان لوگوں کی نظر میں حج کی اہمیت گھٹ جائے اور یہ لوگ اپنی ذات کو اس اندرونی انقلاب سے ہم آہنگ نہ کرسکیں اور حج کے سایہ میں اپنی ذات میں پیدا ہونے والے انقلاب کو محسوس نہ کرسکیں ۔ یہ بات ہرگز مناسب نہیں ہے۔

شیخ محمد بہاری نے جن پر خداوند عالم کی رحمت نازل ہواور جن کی فضیلت کے اعتراف میں اسی زمانہ میں ایک عظیم اجتماع منعقد ہونے والا ہے، اپنی ایک کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ دعا وذکر اور شاید نماز جب بے توجہی کے ساتھ دہرائی جاتی ہے تو وہ قساوت کو جنم دیتی ہے ! ہم نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ قساوت وبیرحمی پیدا کررہی ہے۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ حالت نماز میں ہمارا قلب ہمارے ساتھ موجود نہیں ہے اور ہم بارگاہ خداوندی کی طرف متوجہ نہیں ہیں۔ پس یہ نماز یا توجہ کے ساتھ ہے اور جو رقت ،قربت ، لطافت اور صفاوپاکیزگی کا سرمایہ ہے یا نماز بے توجہ ہے جو بقول شیخ محمد قساوت قلب اور بے رحمی پیدا کرتی ہے۔

حج کا معاملہ بھی بالکل ایسا ہی ہے ۔ ان اعمال کو بھرپور توجہ اور حضور قلب کے ساتھ انجام دینا چاہئے'' ایاماً معدودات''[1] ''معلومات''[2] مجموعی اعتبار سے حج اور عمرہ کے ایام چند دنوں سے زیادہ تو نہیں ہیں۔ حج کی یہ چند روزہ مہلت ایک مشق اور ایک تجرباتی تعلیم ہے یعنی انسان اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کرتا ہے کہ اس طرح بھی زندگی بسر کی جاسکتی ہے ۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اپنی پوری زندگی اس طرح بسر کریں جیسے حالت احرام میں بسر کی جاتی ہے بلکہ خداوند عالم نے آپ کے لئے جس رزق کو جائز وحلال قرار دیا ہے اس سے آپ کو فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن اس کے ساتھ دل بستگی اور اس کے لئے بے تابی اختیار کرنا اور اسے زندگی کا مقصد بنالینا قطعی مناسب نہیں جیسا کہ آج ہم دیکھ رہیں اور ہم لوگوں نے مادی شہوتوں اور لذتوں کو اور موجودہ نامناسب خواہشات کو ہی زندگی سمجھ رکھا ہے۔ جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے ہم لوگوں کو حقیقت کا علم ہونا چاہئے اور یہ سمجھ لینا چاہئے کہ زندگی کے ایک حصہ کو اور دن ورات میں سے چند گھنٹوں کو اور نصف شب کے کچھ حصے کو اس کام کے لئے وقف کردینا ہے تاکہ ان اوقات میں ہر چیز سے علیحد گی کے ساتھ تقرب خداوندی اور صفاو پاکیز گی کی حالت میں زندگی بسر کی جاسکے۔ آپ لوگ اس مقدس جگہ پر اس عمل کی مشق کرتے ہیں اور اس کام کو اچھی طرح سیکھ لیتے ہیں۔ حاجی یہ سیکھ لیتا ہے کہ یہ عمل انجام دیا جاسکتا ہے دیکھئے یہ کیسی عظیم مہلت اور کتنا اہم موقع ہے۔

تنظیم حج کے آپ سبھی ذمہ دار لوگوں کو ایسا اہتمام کرنا چاہئے کہ آپ کے ساتھ مراسم حج میں شریک لوگوں کا یہ انبوہِ عظیم ، جس میں آپ کے ساتھ آنے والے حجاج، مقامی حجاج اور دیگر ممالک سے آئے ہوئے زائرین خانۂ خدا آگاہ ہوجائیں اور ان میں ایسا حوصلہ پیدا ہوجائے کہ اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ تنظیم حج سے وابستہ افراد چاہے وہ کارواں سالار حضرات ہوں یا مختلف قافلوں سے جڑے ہوئے علماء اور ثقافتی وغیر ثقافتی امور کے سربراہ اور ڈائرکٹر حضرات ، سبھی لوگوں کو یہ یہ دھیان رکھنا ہے کہ خداوند عالم نے ہم لوگوں کو یہ عظیم موقع فراہم کیا ہے۔ اس احساس کو پوری طرح ابھارنا اور باقی رکھنا ہے کہ خداوند عالم کی طرف سے ہم لوگوں کو یہ موقع عطا کیا گیا ہے۔ یہ موقع ہمیشہ اور سب لوگوں کو حاصل ہونے والا نہیں ہے۔ ایسے بیشمار افراد موجود ہیں جو ایک دن کے لئے اس جگہ آنے کی آرزو رکھتے ہیں جہاں آپ لوگ ایک طویل مدت بسر کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کی یہ آرزو پوری نہیں ہو پاتی۔ دنیا میں حج کے مشتاق اور متمنی لوگوں کی بہت بڑی تعداد

موجود ہے لیکن آپ لوگوں کو یہ موقع حاصل ہوگیا ہے لہٰذا آپ اس موقع کو غنیمت جانیے۔ یہ موقع نہایت اہم اور انفرادی حیثیت کا حامل ہے اور اسی کی بنیاد پر کارواں سالار اور دیگر ذمہ دار لوگوں کے فرائض کا تعین ہوتا ہے۔ یہ پہلا موقع ومرحلہ ہے۔

دوسرا مرحلہ امت اسلامیہ سے وابستہ ہے۔ واضح رہے کہ امت اسلامیہ میں قومیت ، نسلی جماعت، جغرافیائی مناطق،تہذیب وتمدن ، فرہنگ وثقافت اور سلیقہ وعادت کے اعتبار سے غیر معمولی کثرت پائی جاتی ہے لہٰذا اس امت کے درمیان شگاف اور جدائی وعلیحدگی کا وجود فطری ہے۔ کیونکہ خداوند عالم نے اسلام کو کسی خاص نسل، ایک مخصوص تہذیب وتمدن اور دنیا کے کسی مخصوص ملک کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیائے بشریت کے لئے خلق کیا ہے ۔ دنیا کے تمام لوگ اگر چہ رنگ وزبان ، عادت وسلیقہ اور تاریخی وجغرافیائی ماحول کے اعتبار سے ایک دوسرے سے قطعی مختلف ومتفاوت ہیں جس کی روشنی میں یہ واضح ہوجاتا ہے کہ امت اسلامیہ میں اختلاف کی بنیاد موجود ہے لیکن یہ اختلاف ظاہر نہ ہونا چاہیے اور اسے عملی شکل قطعی اختیار نہ کرنا چاہیئے ۔ حج امت اسلامیہ کے لئے وہ عظیم موقع ہے کہ فطری ، بناوٹی اور مسلط کردہ جدائیوں کے بعد بھی وہ اپنی ترمیم کی راہ ہموار کرلے۔

امت اسلامیہ کیلئے حج ایک اہم اور عظیم موقع ہے ۔لوگوں کی بہت بڑی تعداد ہر سال مراسم حج میں شرکت کا شرف حاصل کرتی ہے ۔آپ ان میں سے کوئی بھی دس برس منتخب کرلیجئے اور یہ دیکھئے کہ ان دس برسوں کے دوران افریقہ، ایشیاء، یوروپ ودنیا کے دیگر علاقوں سے کتنے لاکھ مردوعورت ، جاہل و عالم اورمختلف استعداد وسلیقہ رکھنے والے لوگ مراسم حج میں شریک ہوتے ہیں۔ اگر اسلامی اتحاد پر مشتمل'' ولاتفرقوا'' کی آواز حاجیوں کی اس بڑی جماعت کے ذہن میں اپنی جگہ بنالے تو آپ دیکھئے کہ کتنا عظیم واقعہ رونما ہوتا ہے ۔ اس ایک آواز کے نتیجے میں تفرقہ واختلاف کے جملہ اسباب وعوامل کا رنگ خود بخود پھیکا اور کمرنگ ہوجائے گا حج کے اس عظیم عالمی اجتماع میں شریک مسلمانوں میں سے ایک شیعہ ہے، ایک سنی ہے ۔ پھر شیعوں اور سنیوں کے درمیان بھی مختلف فرقہ،مختلف فقہ کی پیروی،مختلف مذاہب اورمختلف عادتوں کے لوگ موجود ہیں جس کا فطری انجام اختلاف وجدائی کی شکل میں رونما ہوتا ہے لیکن حج کا یہ مقدس الٰہی فریضہ ان تمام لوگوں کو ایک مرکزِ اتحاد پر جمع کردیتا ہے اور ان لوگوں کو باہمی قربت اور آپسی میل جول کی دولت سے مالامال کردیتا ہے۔

اس موقع پر ایک اہم بات کی طرف اشارہ کرنا چاہتاہوں ۔ اگرکوئی شخص حج جیسے وسیلہ

وحدت و اتحاد کے ذریعہ امت اسلامیہ کے درمیان اختلاف اور تفرقہ کا ذریعہ تلاش کرے تو اس سے زیادہ بڑا ظلم اور کیا ہوسکتا ہے ۔ میرا یہ خطاب تمام لوگوں سے ہے۔ میں فقط اس تکفیری سلفی شخص سے مخاطب نہیں ہوں جو مدینہ میں کھڑے ہوکر آپ لوگوں کے مقدسات کی شان میں گستاخانہ کلمات ادا کرتا ہے اور طرح طرح کی گالیاں دیتا ہے بلکہ میں سردست آپ سبھی لوگوں سے مخاطب ہوں ۔ کاروان حج کے امیروں اور عالموں سے میرا مطالبہ ہے کہ وہ ان حالات پر کڑی نظر رکھیں اور حج جیسے عظیم وسیلۂ وحدت واتحاد سے تفرقہ واختلاف کا وسیلہ تیار نہ ہونے دیں اور دلوں میں ایک دوسرے کے سلسلے میں بغض وکینہ نہ رکھیں میں ان چیزوں کی نشاندہی نہیں کرنا چاہتا جو مسلمانوں کے درمیان تفرقہ واختلاف اور جدائی وعلیحدگی کا باعث ہیں آپ لوگ خود ہی غور وفکر کیجئے اور دیکھئے کہ وہ کونسی چیز ہے جو ایک شیعہ مسلمان کے دل میں غیر شیعہ مسلمانوں کے لئے کینہ پیدا کرتی ہے اور دوسری طرف وہ کونسی چیز ہے جو ایک سنی مسلمان کو شیعہ مسلمانوں کے سلسلے میں بغض رکھنے پر مجبور کرتی ہے۔ ان اسباب وعوامل کی نشاندہی کے بعد انہیں نکال باہر کرنا چاہئے۔ حج جیسے وسیلۂ ترمیم ، وسیلۂ اتحاد اور دلوں کے درمیان یکسانیت ویگانگت کے وسیلے کو بغض وعناد پیدا کرنے کا ذریعہ ہرگز قرار نہ دینا چاہئے۔ تنہا اس مسئلہ کی بات نہیں ہے بلکہ اس طرح تمام مسائل کی شناخت کے لئے غیر معمولی ذہانت وہوشیاری سے کام لینے کی ضرورت ہے یہ کوئی معمولی اور مزاق کی بات نہیں ہے۔

تیسرا مرحلہ درحقیقت جمہوری اسلامی کے لئے ایک عظیم موقع ہے۔ جمہوری اسلامی مظلوم ہے اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گذشتہ کئی برسوں سے میں کہتا چلا آرہا ہوں ۔ جمہوری اسلامی ایک ایسا نظام ہے جس میں تمام معنوی ارکان اقتدار موجود ہیں لیکن یہ مظلوم مقتدر ہے ۔ ان میں باہم کوئی اختلافات نہیں پائے جاتے۔ آخر یہ کس وجہ سے مظلوم ہے؟ درحقیقت اس کے مظلوم ہونے کی مختلف دلیلیں ہیں۔ ان میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ جمہوری اسلامی کے دشمنوں نے طرح طرح کی جھوٹی اور بے بنیاد باتوں کو اسلامی جمہوریہ سے وابستہ کررکھا ہے تاکہ عظیم عالمی اسلامی معاشرہ میں اسلامی جمہوری افکار وعقائد کو فروغ ومقبولیت حاصل نہ ہوسکے۔ ان میں فکری اور اعتقادی جھوٹ کے ساتھ ہی ساتھ جماعتی ، سیاسی اور عملی جھوٹ بھی شامل ہیں۔ مثلاً اسلامی جمہوری نظام والے یہ کرتے ہیں ، وہ کرتے ہیں۔ ایسا کہتے ہیں ویسا کہتے ہیں ۔ گذشتہ تیس برسوں سے اسلام دشمن عناصر ہمارے خلاف مختلف قسم کے جھوٹے اور بے بنیاد پروپگنڈوں کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں۔ آپ لوگ خادم حجاج کرام

ہیں اور آپ لوگوں کے قلوب اسلامی جمہوری نظام سے پوری طرح مالامال ہیں اور اسلامی جمہوری نظام پر آپ اٹوٹ ایمان واعتقاد رکھتے ہیں۔ مراسم حج کے دوران ایسے مسلمان بھائیوں کے سلسلے میں آپ کا بنیادی فریضہ کیا ہے جو اس جھوٹے پروپگنڈوں کے بھنور میں گرفتار ہیں؟۔ اس سلسلے میں آپ کا فریضہ یہ ہے کہ آپ معارف اسلامی اور اسلامی جمہوری نظام کے معارف کی پیروی کریں اور ان لوگوں کی اکثریت ضرور ہے لیکن ہمارا اسلامی جمہوری نظام سنی اور شیعہ دونوں کے لئے یکساں حیثیت رکھتا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ انقلاب کے دوران اور انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد اور جنگ تحمیلی کے دوران فقط ایرانی سنی مسلمان بھائیوں نے ہی نہیں بلکہ عالمی اسلامی برادری نے بھی، جس میں سنی بھائیوں کی اکثریت ہے، ہماری بھرپور حمایت کی ہے اور ہمارا دفاع کیا ہے۔ اسلامی جمہوری حکومت کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوئے اور طاغوتی طاقتوں کے خلاف نبرد آزمائی کے دوران ان میں سے بعض لوگوں کو قتل بھی کردیا گیا۔ پس یہ ہے اسلامی جمہوری نظام اور اس کا حقیقی تعارف۔

اسلامی ممالک میں، چاہے وہ افریقہ میں واقع ہوں، چاہے ایشیاء میں ہوں، چاہے دنیا کے کسی بھی علاقے میں یہاں تک کہ ہم سے سب سے زیادہ عداوت رکھنے والے ملک امریکہ کے قلب میں جو مسلمان آباد ہیں وہ شیعہ تو نہیں ہیں لیکن ان لوگوں کا دل اسلامی جمہوریہ ایران کی محبت، امام خمینی کی محبت اور اس ٹھوس عزم وارادہ والی عظیم ملت اسلامیہ ایران کی محبت سے لبریز ہے۔ چونکہ یہ جمہوریت حقیقی اسلامی جمہوریت ہے اسی وجہ سے یہ لوگ اس کی تحریف میں سرگرم ہیں، اس کو تبدیل کررہے ہیں اور اسلامی فرقوں کے ساتھ عداوت ودشمنی کی مہر اسلامی جمہوریۂ ایران کے سینے پر لگارہے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ دنیا بھر کے مسلمان سراسر جھوٹ پر مبنی ان کی اس بات کی پیروی کریں۔ دنیا کے ہر گوشے میں زندگی بسر کرنے والے ہمارے مسلمان بھائیو اور ہماری مسلمان بہنو! اچھی طرح جان لیجئے کہ یہ ملک آپ لوگوں کا ہے اور یہ بھی باور کرلیجئے کہ یہاں وہی کام انجام پایا ہے جس کی آرزو ہر مسلمان کے دل میں ہے۔ دنیا میں کون ایسا مسلمان ہے جو یہ نہ چاہتا ہو کہ قرآن کی حاکمیت قائم ہو۔ یہاں قرآن کی حاکمیت وبالادستی قائم ہے اور یہاں شریعت محمدی کی حکمرانی ہے۔ آج اسلامی دنیا میں زندگی بسر کرنے والے مسلمانوں میں کون ہے جس کا دل اسلامی ملکوں پر کفار کے اثر ورسوخ وتسلط کی وجہ سے خون خون نہ ہو؟۔ ان لوگوں کا دل خون ہے اور غیر معمولی رنج وغم کی

حالت میں زندگی بسر کررہے ہیں لیکن اپنے منہ سے کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کو زبان کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔ اسلامی جمہوریہ عالمی آزادی کا وہ عظیم منبر ہے جہاں سے ان شکستہ قلب لوگوں کے گلے میں پھنسی ہوئی دردانگیز باتوں کا بانگ دہل اعلان کیا جارہا ہے۔

مستکبرین یعنی استکباری واستعماری عناصر اسی وجہ سے اسلامی جمہوریہ ایران کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ ہمارے خلاف امریکہ کی دشمنی کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم ملت اسلامیہ عالم کے دل کی بات کہتے ہیں ۔ دنیا کی مسلمان قومیں انہی چند فاسد حکومتوں تک محدود نہیں ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمان امریکی دباؤ، امریکی مداخلت، امریکی تکبر اور امریکی وغیر امریکی سامراجی استکبار سے پوری طرح اوب چکی ہیں ۔ ان کا دل رنج ومصائب سے بھرا ہوا ہے لیکن کچھ کہہ نہیں پاتی ہیں ۔ یہ باتیں سرزمین ایران میں حکومت سے لے کر عوام الناس تک ہر سطح پر مکمل وضاحت کے ساتھ اعلانیہ بیان کی جارہی ہیں۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے سلسلے میں یہ وہ حقائق ہیں جن کو واضح لفظوں میں پیش کیا جانا چاہئے۔ ان باتوں کو بیان کیجئے تاکہ ملت اسلامیہ عالم اور عالمی مسلمان ان حقائق سے آگاہ ہوں اور تمام حقائق سے باخبر رہیں البتہ یہ بات صرف ایک مخصوص طبقہ یعنی اسلامی ممالک کی یونیورسٹی کے طالب علموں تک ہی محدود نہ رہنی چاہیے بلکہ ان حقائق کو عام مسلمانوں تک پہنچایا جانا چاہیے۔ یہ اسلامی جمہوری نظام کے لئے بہترین مواقع ہیں۔

البتہ میں اس عقیدہ کا حامل نہیں ہوں کہ ہم باہری اعتبار سے ٹھیک رہیں اور اندر اندر کچھ بھی ہوتا رہے۔نہیں بلکہ میرا اعتقاد وایمان یہ ہے کہ پہلے ہم لوگ اپنی داخلی اصلاح کریں چاہے، وہ ہمارے قلب کی اصلاح ہو یا ہمارے ملک کے اندرونی امور کی اصلاح ۔

ہم لوگوں کو اپنے ملک کے داخلی امور کی اصلاح خود ہی کرنی چاہئے ۔ ہماری قوم مومن اور حوصلہ مند اورعزم وادارہ والی قوم ہے ۔ یہ ایک ہمہ تن آمادہ قوم اور ملت صادق ہے لیکن بعض جگہوں پر مختلف بڑے سیاسی وغیرسیاسی رہنماؤں کے نام سے بعض افراد اپنی نامناسب حرکتوں کے ذریعہ معاشرہ کے ماحول میں گڑبڑی پیدا کررہے ہیں معاشرہ کے ماحول کو خلوص وصداقت سے دور کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور لوگوں کو ذہنی پریشانیوں میں مبتلا کررہے ہیں۔

یہ وہی ملت اسلامیہ ایران ہے جس نے اس عظیم انقلاب کو کامیابی عطا کی ہے اور اس مستحکم وباعظمت نظام کا ڈھانچہ تیار کیا ہے اور تیس سال سے اس کی حفاظت میں ہمہ تن سرگرم ہے یہ وہی ملت

ہے، اس کا ایمان بھی پہلے ہی جیسا ہے اور اس کے عزم وحوصلہ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔

حج درحقیقت ہم لوگوں کے لئے ایک درس ہونا چاہئے یہ الٰہی فریضہ فقط ان لوگوں کے لئے ہی درس کی حیثیت نہیں رکھتا جو سفر حج اختیار کرتے ہیں بلکہ یہ ہم لوگوں کے لئے بھی ایک درس کی حیثیت رکھتا ہے کہ ہم لوگ اس روحانی منظر کا مشاہدہ کرتے ہیں اور تمام حجاج کرام کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ خداوند عالم ان لوگوں کے حج کو قبول فرمائے انشاء اللہ۔ آخر کلام میں بارگاہ عالیہ خداوندی میں دست بدعا ہوں کہ وہ ہم لوگوں کو حج بیت اللہ الحرام سے حاصل ہونے والے درس سے بھرپور استفادہ کی توفیق عنایت فرمائے۔

والسّلام

علیکم ورحمة اللّٰہ وبرکاته

**حوالے:**

۱۔سورۂ بقرہ۔ ۱۸۴،۴

۲۔سورۂ حج ۔۲۸،

۳۔سورۂ آل عمران ۔ ۱۰۳